رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۱

REGD L.P. No 861

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:۔ صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

چندہ سالانہ چھ روپے ممالک غیر ۱/۲ ۷ روپے فی پرچہ ۲ ۱ر

تواریخ اشاعت ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸

جلد ۵ | ۱۴ احسان ۱۳۳۵ ہش ۔ ۴ ذیقعدہ ۱۳۷۵ ھ ۔ ۱۴ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کا حال پہلے جیسا ہی ہے حضور نے پچھلے دنوں صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا تھا:۔

"طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ نماز پڑھانے کے لئے تکلیف اٹھا کر آتا ہوں۔ مگر لمبا عرصہ ہونے یا تشہد میں بیٹھنے میں ٹانگوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اور درد ہوتی رہتی ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں مری میں آکر فائدہ ہوا ہے کہ روز میں ٹہلنے کے لئے جو احساس مجبوری پیدا ہوتا تھا۔ اس میں کمی ہے اب کرسی پر کچھ بیٹھ جاتا ہوں۔ لیکن جس دن کوئی تشویش کی بات پیدا ہو۔ اس وقت ٹہلنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ ربوہ ۹ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اب بخار تو نہیں ہے مگر نقرس (؟) کی سوزش کافی ہے اور طبیعت میں بے چینی ہے۔ اس کے ساتھ آج اعصابی تکلیف بھی زیادہ ہے نیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے مرض کی پہلے تشخیص نہیں ہو سکی۔ پیرا ٹائیفائڈ تشخیص ہوا۔ اب بخار اتر گیا ہے احباب حضرت ممدوح کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس بمقام پینگاڈی علاقہ شمالی ملابار کی تفصیلات

مرسلہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء کو پینگاڈی میں آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں کیرلہ بھر کے احمدی بھائی بہنیں اور بچے بڑے ذوق و شوق اور بہ تعداد کثیر شامل ہوئے۔ مقامی جماعت کے احباب اور خدام الاحمدیہ نے اس کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں بڑی محنت۔ تگ و دو اور جانفشانی سے کام لیا۔ ایک وسیع میدان میں شاندار پنڈال تیار کیا گیا۔ اور بہت ہی خوبصورت و آرٹسٹک سٹیج بنایا گیا۔ لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا ایسا اہتمام کیا گیا کہ رات کے وقت سارا میدان بقعہ نور بن جاتا تھا۔ ظاہری ٹھاٹھ بھی ایسا تھا جو بے حد جاذب اور دلکش تھا۔ جس سے لوگ کشاں کشاں جلسہ گاہ میں چلے آتے تھے۔

پہلے دن ۵ بجے کو زیر صدارت جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب فاضل ساڑھے پانچ بجے شام کو پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلے زین الدین صاحب بی اے نے قرآن کریم کی تلاوت کی ازاں بعد قمر الدین صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا اور تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔

آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں

آپ کے بعد جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تقریباً ایک گھنٹہ تک افتتاحی تقریر فرمائی جس میں موجودہ زمانہ کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ جس سے دور حاضر کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت اور درد ناک کیفیت پر روشنی پڑتی ہے۔ نیز بزرگان ملت اور دور رس نظر رکھنے والے اکابر کے افکار و آراء بھی پیش فرمائے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس انذار کے پہلو بہ پہلو مخبر صادق حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس کہ جب آخری زمانہ میں مسلمانوں کی حالت بدتر ہو جائیگی اور ایمان ثریا پر چلا جائیگا تو ایک فارسی الاصل اسے دوبارہ آسمان سے لا کر دنیا میں قائم کریگا اور وہ امام مہدی ہوگا۔ چنانچہ جس طرح رسول اکرم صلعم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اسی طرح دوسری بھی لفظاً بہ لفظاً پوری ہو چکی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عوام مسلمان بیماری پر تو راضی ہو گئے۔ مگر علاج سے منہ پھیر لیا۔ نہ صرف یہی بلکہ انتہائی مخالفت پر اتر آئے۔ اور چاہا کہ ابتداء ہی میں احمدیت کو نیست و نابود کر دیں۔ لیکن ع

بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

حق تو یہ ہے کہ احمدیت کی یہ مخالفت ہی ہماری سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ نیک اور انقلابی تحریکیں ہمیشہ طوفانوں ہی سے ٹکرا کر جیتی اور پروان چڑھتی ہیں۔ چنانچہ آدم کو جنت سے نکالا گیا۔ ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا۔ یوسف کو مصر کے بازار میں بیچا اور پھر جیل بھیجا گیا۔ موسے کو اپنے ہمراہیوں سمیت بھاگ کر فرعون مصر سے جان بچانا پڑی۔ بقول غیر احمدیوں کے عیسے کو مخالفت سے تنگ آکر آسمان پر جانا پڑا۔ اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنا پڑی۔ مختلف جگہوں میں پناہ لینا پڑا۔ آپ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ آپ کے خاندان مبارک شہید ہوئے آپ کو بہو لہان کیا گیا لیکن تابکے؟ آخر حق غالب آیا اور باطل بھاگ گیا۔ سو اب بھی ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ اور ہزار مخالفت کے باوجود احمدیت فروغ پائے گی اور سارے مخالفین غبار ہو کر رہ جائیں گے انشاء اللہ۔ پس آیئے مل کر دعا کریں تا اللہ تعالیٰ ہماری کامیابی کو قریب سے قریب تر کر دے آمین۔ انداز تقریر بہت ہی مؤثر اور جوش آفریں تھا۔

پیغام امام ایدہ اللہ

آپ کے بعد عبد الرحیم صاحب پسر مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بزبان انگریزی برقی پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص اسی کانفرنس کے لئے بذریعہ تار روانہ فرمایا تھا۔ اور پھر اس کا ملیالم زبان میں تحریری ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ جس نے نفخ روح کا کام دیا۔ اور احمدی بھائیوں بہنوں اور بچوں کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ مجمع پر ایک خاص جوش۔ ولولہ اور امنگ ابھر آئی ہے حضور کا یہ پیغام دوسری جگہ افادہ عام کے لئے من وعن شائع کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد صدر محترم نے نماز مغرب کے لئے جلسہ برخاست کیا۔

دوسرا اجلاس

نماز باجماعت کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب فاضل صدر مقرر ہوئے۔ سب سے پہلے قمر الدین صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور پھر عبد الرحیم صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد صدر محترم نے حاضرین کو احمدیت سے مختصر طور پر روشناس کرایا۔ اور چیدہ چیدہ اعتراضات کے جوابات دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ کسی سچائی کو سچائی ثابت کرنے کے لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ کسی جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنے کے لئے جھوٹ بولنا درکار ہے۔ بایں ہمہ احمدیت کو بدنام کرنے کے لئے ہمارے مخالفین ہمیشہ الزام تراشی اور کذب آفرینی کا سہارا لیتے ہیں۔ چنانچہ یہ جھوٹا پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ احمدیوں کا کلمہ اور نماز اور ہے۔ حج نہیں کرتے وغیرہ وغیرہ۔ ان کا یہ مسلک بتاتا ہے کہ احمدیت چودھویں کے چاند سے بھی بڑھ کر چمکدار سچائی ہے جس پر تھوکنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ جو بالآخر مخالفوں ہی کے منہ پر پڑتا اور ان کی رسوائی کا موجب بنتا ہے۔

مذہبی رواداری آپ کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے بعنوان "مذہبی رواداری" بڑے پریم سبھاؤ اور آنند کے ساتھ تقریباً پون گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام نے جو رواداری کی تعلیم دی ہے وہ بے مثال ہے۔ اس میں تمام قوموں میں آنے والے رسولوں اور تمام مذہبی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور یہ تلقین کی ہے کہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں سے محبت اور پریم کا سلوک کیا جائے ان کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھا جائے اسلام نے انسانی مساوات پر بڑا زور دیا ہے اور اس باب میں اسلام جملہ مذاہب میں ممتاز مقام رکھتا ہے۔ موصوف نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کئی تائیدی مثالیں پیش کیں جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔

احمدیت کی خصوصیات آپ کے بعد مکرم محمد صالح صاحب سیکرٹری تبلیغ کرناگ پلی (؟) نے بموضوع احمدیت کی خصوصیات پون گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اور مؤثر اور دلکش پیرایہ میں احمدیت کے امتیازی اور نہایت ہی پسندیدہ خصائص بیان کئے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد (باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

نتیجہ امتحان کتاب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقدہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۶ء

کتاب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام مصنفہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو امتحان مورخہ ۲۹ اپریل کو نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام لیا گیا تھا اس میں ۱۶ جماعتوں کے کل ۱۰۲ افراد نے شمولیت کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کیا۔ ان میں سے ۹۱ افراد کامیاب ہوئے اور گیارہ کامیاب نہ ہو سکے۔ گویا نتیجہ ۸۹ فی صدی رہا۔

مکرم صالح محمد صاحب آف سکندر آباد ۹۷½ نمبر حاصل کر کے اول رہے اور مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب معاون ناظر اعلیٰ قادیان ۹۶½ نمبر حاصل کر کے دوم رہے۔

نظارت ہذا سب کامیاب ہونے والے امیدواران کو مبارکباد دیتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی برکتوں اور نعمتوں سے متمتع فرمادے۔ اور اس علمی جد و جہد کو آئندہ شاندار علمی و روحانی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

کامیاب امیدواران کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ نظارت ہذا کی طرف سے مطبوعہ سندات بھجوائی جائیں گی اور اول اور دوم رہنے والوں کی خدمت میں انعام بھی پیش کئے جائیں گے (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

۱۔ جماعت احمدیہ قادیان

عبد الحفیظ صاحب حیدر آبادی (۷۸) بشیر الدین صاحب اڑیسوی (۶۴) محمود علی الدین صاحب (۷۰) بشیر احمد صاحب حیدر آبادی (۳۳) شمس الدین صاحب (۷۳) محمد مظفر صاحب الہ آبادی (۷۳) محمد ظفر اللہ صاحب (۹۴) خورشید بیگم صاحبہ (۸۶) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (۷۶) صغیرہ بیگم صاحبہ (۷۵) عابدہ خاتون صاحبہ (۷۲) امۃ القیوم صاحبہ (۷۱) حاکمہ بیگم صاحبہ (۶۰) مولوی عبد القادر صاحب (۷۸) چوہدری عبد الحق صاحب (۵۸) چوہدری نور الدین صاحب (۸۲) مولوی محمد احمد صاحب (۶۳) چوہدری محمد شریف صاحب (۷۰) چوہدری عبد القدیر صاحب (۹۶) محمود احمد صاحب بشر (۷۶) ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب (۶۳) مولوی محمد یوسف صاحب (۸۵) مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی (۷۶) مہر دین صاحب دہلوی (۶۵) محمد حنیف صاحب (۸۷) مولوی عمر علی صاحب (۸۰) سید شجاعت علی صاحب (۸۸) بشیر احمد صاحب حافظ آبادی (۶۲) زین العابدین (۵۵)

۲۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن

محمد صادق صاحب (۸۳) عبد الرشید صاحب (۶۵) محمد اسحٰق صاحب (۷۲) خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری (۶۹) خلیل احمد صاحب (۷۱) محمد خواجہ صاحب (۸۴) ذکیہ محمود صاحبہ (۸۴) محمودہ شاہین صاحبہ (۷۲) حمیدہ بیگم صاحبہ (۸۸) مولوی فضل دین صاحب (۴۳) امۃ الحکیم صاحبہ (۶۳) محمودہ بیگم صاحبہ (۶۴) ناہرہ بیگم صاحبہ (۶۰)

۳۔ جماعت احمدیہ رشی نگر۔ محمد عبد اللہ صاحب (۸۴) عبد الغفار صاحب گھنائی (۸۳) عبد السلام صاحب (۸۴)

۴۔ جماعت احمدیہ بمبئی۔ صدیق احمد صاحب اینگی (۵۵) محمد سلیمان صاحب (۴۸) رول نمبر ۳ و ۴ کے نتیجہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۵۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد۔ بشیر الدین صاحب (۷۸) مسیح الدین صاحب (۷۲) سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب (۷۱) حافظ صالح محمد صاحب (۹۷) راشد محمد صاحب (۶۴) عائشہ یوسف احمد صاحب (۷۵) سید جعفر صاحب (۶۷) محمد لیس شریف صاحب (۶۵) فضل احمد صاحب (۴۳) سید جہانگیر علی صاحب (۸۲)

۶۔ جماعت احمدیہ بنگلور۔ سلیمہ خاتون صاحبہ (۴۹)

۷۔ جماعت احمدیہ دیودرگ (حیدر آباد دکن) نورجہاں بیگم صاحبہ (۷۵) مبشر احمد صاحب (۶۲) خیر النساء بیگم صاحبہ (۸۳) ناصرہ بیگم صاحبہ (۸۸) محمد عبد الغنی صاحب شاکر (۷۷) رضیہ بیگم صاحبہ (۴۳)

۸۔ جماعت احمدیہ بھرت پور بنگال۔ محمد حنیف صاحب (۸۴)

(باقی صفحہ نمبر ۶ پر)

برقی پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بر موقعہ احمدیہ کانفرنس علاقہ مالابار

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ جماعت اکھلاکرالا (علاقہ مالابار) نے ایک کانفرنس میں اجتماع کر کے برادران کو احمدیت کی تعلیم سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے مجھے اس بات سے بھی مسرت ہے کہ اس وقت حق و صداقت کے بیج بونے کے لئے جنوبی ہندوستان بہترین کھیت ثابت ہو رہا ہے۔ میں اس بات سے بھی خوش ہوں کہ آپ لوگوں نے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ اس قسم کے بہت سے اجتماع ہر سال ہونے چاہئیں اور ہمارے مبلغین کو طوفانی دورے کر کے لوگوں کو سچائی کے سرچشمہ کی طرف لانا چاہئیے۔ ہمارے رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان دنوں مسلمانوں کو اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ صرف ایک حضرت شیخ معین الدین صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ لاکھوں ہندو اسلام کی طرف آگئے۔ اور اب بھارت میں چار کروڑ مسلمان ہیں وہ چالیس کروڑ کو غیر مسلموں کو اسلام میں لاسکتے ہیں

پس حالات کے تقاضا کو سمجھو اور اسکے مطابق اعمال بجالاؤ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے اور مخلص سپاہی بنو۔ دنیا میں امن کو قائم کرنے والے بنو۔ اور جلدی اور مستقل مزاجی سے کام کرو۔ خدا تعالےٰ یقیناً تمہاری مدد کرے گا۔ اور تم لوگوں کے دلوں کو حق و صداقت کے لئے فتح کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔

پس مایوس نہ ہوں۔ اور خدا تعالےٰ پر یقین اور بھروسہ رکھیں۔ خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں چھوٹی سے چھوٹی مایوسی بھی کفر کے برابر ہے مسلمان بہادر ہوتے ہیں۔ پس سچے مسلمان اور بہادر بنو۔ اور ہمیشہ بذریعہ خط و کتابت میرے ساتھ تعلقات رکھو۔

بھارت میں امن کے قیام کا باعث بنو۔ ہر مسلمان تمہارے کاموں کو سمجھتا ہے اور تمہارے خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق کو تسلیم کرتا ہے۔ وہ یقیناً خدا تعالےٰ کے لئے اور ملک کی بہتری کے لئے تمہاری تقلید کرے گا۔

اے میرے خدا اپنے فرشتوں کو حکم دے کہ بھارت کے حالات اسلام کے لئے ایسے موافق ہو جائیں جیسے میں چاہتا ہوں۔" "خلیفۃ المسیح"

(ترجمہ از انگریزی)

اخبار احمدیہ

۶ رجون۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امرتسر تشریف لے گئے۔

۶ رجون۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ و مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ مقدمہ واگذاری جائیداد صدر انجمن کے تعلق میں قانونی مشورہ حاصل کیا۔ احباب اس مقدمہ کی بابرکت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

ملک صاحب نے بطور ایڈیٹر جناب ٹھاکر ورکرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر کی طرف سے منعقدہ کانفرنس میں شمولیت کی۔ صاحب موصوف نے جتایا کہ ملاقاتی فارمولہ کے تعلق میں بٹالہ میں جو کشیدگی پیدا ہوگئی تھی۔ اب دور ہو چکی ہے۔

گورداسپور۔ ۸ رجون مجلس عاملہ ضلع کانگرس کا اجلاس بذریعہ تار طلب کیا گیا تھا اس میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے شمولیت کی۔ یہ اجلاس موجودہ خصوصی حالات کے متعلق تھا۔

۱۰ رجون۔ مکرم صاحبزادہ محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ ربوہ سے ڈھاکہ جاتے ہوئے قادیان تشریف لائے۔ آپ نے زیر صدارت مکرم حاجی محمد دین صاحب تہالوی بعد نماز عشاء احباب کو اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے۔ تقریر میں آپ نے ایمان افروز واقعات سنا کر بتایا کہ جو شخص خدمت دین پر کمربستہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خارق عادت طور پر اس کی نصرت فرماتا ہے۔

۹ رجون محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب جو ۲ رجون کو ربوہ سے آئے تھے آج واپس تشریف لے گئے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل جو کافی عرصے ذیابیطس شکری کے مریض تھے۔ اب جوڑوں کے دردوں کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور ان کی بیماری کی جو خبریں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دردوں کی وجہ سے اکثر اوقات وہ خود اٹھنے بیٹھنے اور کپڑے تک پہننے سے معذور ہو جاتے ہیں۔ احباب مولوی صاحب کی صحت کے لئے صدق دل سے دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۲۔ خاکسار کی اہلیہ بیمار ہیں ان کی شفایابی کیلئے احباب کرام دعا فرماویں نیز جماعت احمدیہ پنگال اڑیسہ میں ایک مسجد کچھ عرصے سے زیر تعمیر ہے دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس غریب جماعت کی مسجد کو جلد سے جلد تکمیل تک پہنچانے کیلئے ہم سب کو اپنے فضل سے توفیق عطا کرے خاکسار کے چھوٹے بھائی میاں نور الحق نائب تحصیلدار کے کام میں امتحان دیا ہے ان کی کامیابی کے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد شمس الحق احمدی سیکرٹری ضیافت پنگال

۳۔ میرے خسر محترم جناب میر کلیم اللہ صاحب شموگہ (میسور) بندش پیشاب کیوجہ سے بورنگ ہسپتال بنگلور میں زیر علاج ہیں۔ ۱۶ رمئی کو اپریشن ہوا ہے۔ اور پھر ایک اپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد امام ڈینٹل کلینک ۵۶ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور ۲

۴۔ تمام قادیانی احباب بعد از راہ کرم تمام افریقن بھائیوں کی دینی و دنیاوی کامیابی تحقیق بالخصوص حصول رضائے الٰہی اور انجام بخیر ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ نیز احمدیہ لائبریری کیلئے ہر قسم کی کتب اخبارات کی فروخت سے بھجوا کر شکریہ اور موقعہ بخشیں۔ پتہ یہ ہے

M. S KHALIL 5 Gunnet St. BOX No 253 Freetown B. W. Africa

ایڈیٹر البشریٰ

۵۔ خاکسار کے بھائی چوہدری غلام احمد صاحب چک ۵۶ ضلع لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۵۶ کو بیٹا عطا فرمایا ہے یہ بچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ نیچے کو مستعد و برکت والی زندگی عطا فرمائے۔ اور حسنات دارین سے نوازے اور خادم دین بنائے نیز خاکسار کی پھوپھی فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری فتح الدین صاحب تحصیلدار ریٹائرڈ غلہ منڈی لائلپور عرصہ ۱ …

خطبہ جمعہ

اگر دل میں کوئی نیک تحریک پیدا ہو تو فوراً اسکے لئے تیاری شروع کردو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۵ رمئی ۱۹۵۶ء
بمقام جیمبر لاج مری

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں

فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ (سورہ جمعہ ع ۲) کہ اے مومنو جب نماز جمعہ کے لئے اذان کا وقت آجائے۔ تو تم اس کے لئے اچھی طرح تیاری کیا کرو۔ یہاں فاسعوا الی ذکر اللہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اور بظاہر اس کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ

دوڑ کر ذکر الٰہی کی طرف جاؤ

لیکن حدیثوں میں صاف طور پر آتا ہے کہ نماز کے لئے دوڑ کر جانا منع ہے۔ پس ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ کیا قرآن کریم میں سعی کا لفظ کسی اور مفہوم میں بھی استعمال ہوا ہے یا نہیں۔ اس غرض کے لئے جب ہم قرآن کریم پر نظر دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں اس میں یہ آیت نظر آتی ہے کہ من اراد الاٰخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مومن فاولٰئک کان سعیھم مشکورا۔ (بنی اسرائیل ع ۲) جو شخص

مرنے کے بعد کی زندگی

کا ارادہ کرتا ہے۔ یعنے اپنے دل میں اس زندگی کی خواہش رکھتا ہے۔ وسعی لھا سعیھا اور پھر اس کے مطابق اس کے لئے کوشش اور تیاری بھی کرتا ہے۔ اس کی کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔ بلکہ وہ قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ اب اگر سعی کے معنے دوڑنے کے لئے کئے جائیں۔ تو اس آیت کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ جو شخص آخرت کے لئے دوڑتا ہے۔ حالانکہ آخرت کے لئے دوڑنے کا دنیا میں کوئی طریق ہے ہی نہیں۔ اسی طرح فاسعوا الی ذکر اللہ کے یہ معنے نہیں کہ ذکر الٰہی کی طرف دوڑ کر آؤ۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم ذکر الٰہی کے لئے

اپنے نفس کو تیار کرو

اور ذکر الٰہی کی محبت۔ اور اس کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرو کپڑے بدلو اور وضو کرکے مسجد میں آؤ۔ اور یہ جو فرمایا۔ کہ نُودِیَ یہ ہے تو ماضی کا صیغہ اور اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ بلایا جائے مگر قرآن کریم میں ماضی کا صیغہ

قطعی فیصلہ پر دلالت

کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بچوں کو دودھ پلانے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ... تمہارے لئے یہ جائز ہے کہ تم اپنے بچوں کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلوالو۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ اذا سلمتم ما اٰتیتم بالمعروف (بقرہ ع ۳۰) وہ معاوضہ جو تم نے دینا کیا ہے مناسب طور پر ادا کردو۔ اس جگہ اٰتیتم کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے لفظی معنے ہیں "تم نے دے دیا ہے" یا "تم دے چکے ہو" لیکن اس صورت میں اس کے معنے یہ بنتے ہیں۔ کہ "جب تم دے دو جو تم دے چکے ہو"۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ایک بے معنے فقرہ بن جاتا ہے۔ پس اٰتیتم گو ماضی کا صیغہ ہے۔ مگر مراد یہ ہے کہ جو تم دینے کا فیصلہ کر چکے ہو۔ ورنہ جو ایک دفعہ دے چکے اسے دوبارہ دینے کا کیا مطلب ہے

مراد یہی ہے

کہ اگر تم اپنے بچوں کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ معاوضہ جو تم نے اسے دینے کا فیصلہ کیا ہے وہ اسے مناسب طور پر ادا کردو۔ اگر اس کے یہ معنے نہ کئے جائیں۔ تو آیت کا یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ پہلا روپیہ جو تم اسے دے چکے ہو۔ وہ اسے دے دو۔ یعنے پہلے اگر سو روپیہ دے چکے تھے تو پھر اور سو دے دو اس طرح تو ایک غیر متناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ درحقیقت اس کے یہی معنے ہیں کہ تم نے اسے جو کچھ دینے کا فیصلہ کیا ہے وہ اسے ادا کردو۔ اس طرح اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ کے یہ معنے ہیں کہ جب وہ وقت قریب آجائے جس میں جمعہ کے لئے اذان دینی ہو۔ تو فاسعوا الی ذکر اللہ

تمہارا فرض ہے

کہ تم ذکر الٰہی کے لئے پوری طرح تیاری کرو۔ اور اپنے دماغ میں وہ کیفیت پیدا کرو۔ جو ذکر الٰہی کے لئے ہونی چاہیئے۔ مثلاً جمعہ کے دن غسل کرو۔ کپڑے بدلو۔ اور خوشبو وغیرہ لگاؤ۔ بہرحال اس آیت سے ایک قرینہ پتہ لگتا ہے کہ ہر کام جو انسان نے کرنا ہو۔ اس کے لئے اسے

تیاری کرنی چاہیئے

دوسرے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ قرآن کریم یفسر بعضہ بعضاً کے مطابق اپنی ایک آیت کی دوسری سے تفسیر کر دیتا ہے۔ یہاں بھی فرمایا تھا۔ کہ یاایھا الذین اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور بظاہر اس سے یہ مفہوم اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جمعہ کی اذان کے بعد دوڑ کر مسجد میں پہنچنا چاہیئے۔ مگر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے نودی کو بھی حل کر دیا۔ اور سعی کے معنوں پر بھی روشنی ڈال دی یعنی ایک جگہ

ماضی کا صیغہ

استعمال کیا گیا ہے۔ مگر مراد اس سے قطعی فیصلہ ہے۔ اسی طرح دوسری جگہ سعی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مگر اس کے معنے تیاری کرنے کے ہیں۔ اگر فاسعوا کے معنے دوڑنے کے کئے جائیں۔ تو حدیث اس کی مخالف ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دوڑ کر مسجد میں نہ آؤ۔ پس ان معنوں کو تسلیم کرنے سے قرآن کریم اور حدیث میں تضاد نظر آتا ہے۔ لیکن جب ہم قرآن کریم کو ہی بعض دوسرے مقامات سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ

سعی کے معنے

دوڑنے کے ہی نہیں بلکہ کوشش اور تیاری کرنے کے بھی ہیں۔ پس تضاد کا شبہ دور ہو گیا۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ اس لفظ کے ایسے معنے بھی ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معنوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ پھر ان معنوں سے یہ بھی نکل آیا۔ کہ قرآن کا ایک حصہ اس کے دوسرے حصہ کی تفسیر کرتا ہے۔ اور یہ بھی پتہ لگا۔ کہ ہر کام کے لئے ایک تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر

ہم چندے کا وعدہ کریں

لیکن ہم اپنا خرچ نہ گھٹائیں۔ تو ہم چندہ کس طرح دے سکیں گے۔ اور اگر ہم اپنا خرچ گھٹائیں گے تو لازماً اس کام میں ہماری بیویاں بھی شامل ہوں گی۔ اور ہمارے بچے بھی شامل ہوں گے۔ ہم اپنی بیوی کو کہیں گے کہ میری اتنی آمدن ہے اگر تو نے خرچ کم کیا۔ تو میں چندہ دے سکوں گا۔ ورنہ نہیں اسی طرح ہم اپنے بچوں سے کہیں گے۔ کہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرو۔ اور اخراجات کا کم سے کم رکھو تاکہ چندہ دیا جاسکے۔ اگر بیوی تعاون نہ کرے۔ یا بچے تعاون نہ کریں تو چندہ میں حصہ لینے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ پس

ہر نیک کام کے لئے

تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر نیک کام کے لئے ساتھیوں کا تعاون ضروری ہوتا ہے اگر وہ تعاون نہ کریں تو کوئی کام نہیں ہو سکتا مثلاً روزے رکھنا کتنا نیک کام ہے۔ لیکن جب تک بیوی ساتھ نہ دے۔ اور سحری پکانے کے لئے تیار نہ ہو۔ انسان کس طرح روزے رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کو لے لو۔ چندوں کو لے لو۔ اور تبلیغ کو لے لو ہر کام میں

دوسروں کے تعاون کی ضرورت

ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں بعض ایسے مبلغ ہیں جو سپین اور انگلینڈ وغیرہ میں دس دس سال رہے ہیں۔ اسی طرح بعض مبلغ افریقہ میں گیارہ گیارہ بارہ بارہ سال رہے ہیں۔ اگر ان کی بیویاں ان کے ساتھ تعاون نہ کرتیں۔ یا ان بیویوں کے رشتہ دار ان کے ساتھ تعاون نہ کرتے۔ تو وہ کبھی بھی کسی ساتھ تبلیغ نہ کرسکتے۔ ان کے لئے اطمینان کے ساتھ تبلیغ کرنا اسی لئے ممکن ہوا کہ ان کی بیویوں نے اور ان کے رشتہ داروں نے ان سے تعاون کیا۔ پس ہر نیک کام کے لئے تیاری کی ضرورت ہوتی ہے اگر تیاری ہو تو کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ اس میں کئی قسم کی مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ

جہاد کا اعلان

کیا یہ اعلان بالکل اچانک تھا۔ کیونکہ یکدم دشمن کے حملہ کی خبر آئی تھی۔ اور اس کے لئے زیادہ انتظار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کچھ دنوں کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے ہی اسلامی لشکر جہاد کے لئے روانہ ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد وہ واپس آئے۔ چونکہ انہیں اپنی بیوی کو دیکھے کئی دن گذر چکے تھے۔ وہ سیدھے گھر پہنچے۔ اور اپنی بیوی کے پاس اسے پیار کرنے کے لئے گئے۔ اس نے انہیں دیکھتے ہی دھکا مار کر پرے پھینک دیا۔ اور کہا تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ خدا کا رسول اپنی جان دینے کے لئے باہر گیا ہوا ہے۔ اور تمہیں اپنی بیوی سے پیار کرنے کی سوجھ رہی ہے۔ وہ اسی وقت گھوڑے پر سوار ہوئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ اب دیکھو ان کو یہ نیکی کی توفیق اسی لئے ملی۔ کہ ان کی

بیوی نے تعاون سے کام لیا

اگر ان کی بیوی بے ایمان ہوتی۔ تو وہ کہتی کہ تم تھکے ہوئے آئے ہو۔ ٹھہرو اور آرام کرو ... اس طرح وہ جہاد سے محروم ہو جاتے۔ مگر اس نے اپنے خاوند کو دھکا دے کر پرے کر دیا کہ شرم کرو کہ خدا کا رسول

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی دوسری شادی

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے حال ہی میں فلسطین کے ایک شریف مہاجر خاندان کی لڑکی بشریٰ ربانی صاحبہ سے دمشق میں جو شادی کی ہے۔ اس کے تعلق میں ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں بعض اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ اس قسم کے نجی معاملات کو جو افراد کے ذاتی رجحانات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن میں اسلامی شریعت نے افراد کو اجازت دی ہے کہ اپنے لئے جو رستہ مناسب خیال کریں۔ اختیار کریں۔ انہیں پبلک میں زیر بحث لایا جائے۔ لیکن چونکہ اعتراض کرنے والوں نے اعتراض کئے ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہماری معلومات ہیں۔ اس تمام معاملہ کے مختصر کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ معلومات خود چودھری صاحب محترم کے ان خطوط پر مبنی ہیں۔ جو انہوں نے اپنے بعض دوستوں کو تحریر فرمائے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بالکل پختہ اور صحیح ترین معلومات ہیں۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ چودھری صاحب نے پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کیوں کی؟ تعجب ہے کہ یہ اعتراض مسلمان کہلانے والوں کی طرف سے کیا گیا ہے حالانکہ اسلام نے حسب حالات چار بیویوں تک کی اجازت دی ہے۔ مگر چودھری صاحب کے معاملہ میں تو یہ صورت بھی نہیں تھی۔ کیونکہ وہ اپنی پہلی بیوی کو خود ان کی خواہش پر دسمبر ۱۹۵۵ء میں طلاق دے چکے تھے۔ جس کا باقاعدہ اعلان ۱۸ر اپریل ۱۹۵۶ء کے الفضل میں ہوا۔

دوسرا اعتراض عمر کے فرق کا کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چودھری صاحب کی عمر ۶۵ سال کی ہے۔ اور لڑکی کی عمر صرف ۱۸ سال کی ہے۔ اول تو جہاں تک ہمیں علم ہے۔ یہ دونوں عمریں ہی واقعات کے خلاف ہیں۔ نہ تو محترم چوہدری صاحب ۶۵ سال کے ہیں۔ اور نہ ہی لڑکی کی عمر اٹھارہ سال کی ہے۔ ابھی حال ہی میں بیگم لیاقت علی خان صاحب مرحوم کا یہ بیان شائع ہوا ہے کہ

"میں ان کی (یعنی چودھری صاحب موصوف کی) نئی بیگم سے مل چکی ہوں۔ وہ ۱۸ کی بجائے ۲۱ برس کی ہیں۔" (نوائے وقت ۲۰ر مئی ۱۹۵۶ء)

لیکن اگر ان عمروں میں کچھ تفاوت بھی ہو۔ تو پھر بھی کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ معاملہ تراضی فریقین سے طے ہوا ہے۔ اور تراضی فریقین سے طے ہونے والے معاملہ پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ علاوہ ازیں دنیا کی تاریخ میں بعض انبیاء اور کثیر التعداد صلحاء کی زندگی میں ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ جب بڑی عمر کے لوگوں نے نیک اغراض کے ماتحت بعض چھوٹی عمر کی لڑکیوں سے شادی کی۔ اور یہ شادی کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئی۔ خود ہمارے آقا سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ تو بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت صرف ۹ سال کی تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر قریباً چون ۵۴ پچپن ۵۵ سال کی تھی۔ اسی طرح صحابہ کرام کی زندگیوں میں بھی کثرت کے ساتھ یہ مثال نظر آتی ہے کہ بڑی عمر میں پہنچ کر دوسری شادی کی۔ بلکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا تو یہاں تک عقیدہ تھا۔ کہ تجرد کی حالت میں وفات پانا بے برکتی کا موجب ہے۔

تیسرا اعتراض مہر کے متعلق کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ چودھری صاحب نے شادی کا ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ حق مہر مقرر کیا ہے۔ حالانکہ ہمیں خود چودھری صاحب محترم کے ایک خط سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مہر صرف دس ہزار شامی لیرا یعنی تیرہ ہزار چھ صد روپیہ پاکستانی مقرر ہوا ہے۔ یہ مہر چودھری صاحب کی حیثیت کے لحاظ سے ہرگز زیادہ نہیں بلکہ شاید کچھ کم ہی ہے۔

بعض اخبارات میں یہ اعتراض بھی چھپا ہے۔ کہ مہر کے علاوہ لڑکی کو بعض اور قیمتی تحائف بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ اعتراض بھی بالکل بے بنیاد اور خلاف واقعہ ہے۔ شادی کے موقع پر تحائف کا دینا کوئی معیوب بات نہیں۔ بلکہ پسندیدہ بات ہے۔ لیکن چوہدری صاحب موصوف کے خط سے ہی معلوم ہوا ہے کہ مہر کے علاوہ کوئی قیمتی تحفہ نہیں دیا گیا۔ سوائے ایک انگوٹھی کے جس کی قیمت صرف ۵۵ روپیہ تھی۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ چودھری صاحب کی نئی بیوی بشریٰ ربانی صاحبہ کی نسبت اپنے خالہ زاد بھائی کے ساتھ ہوئی ہوئی تھی۔ مگر چودھری صاحب کی تجویز کی وجہ سے اس نسبت کو توڑ کر چودھری صاحب سے شادی کر دی گئی۔ یہ اعتراض بھی سابقہ اعتراضوں کی طرح بالکل خلاف واقعہ ہے۔ یہ درست ہے کہ بشریٰ ربانی صاحبہ کی نسبت کسی زمانہ میں اپنے خالہ زاد بھائی سے ہوئی تھی۔ لیکن بشریٰ ربانی صاحبہ اس نسبت پر کبھی رضامند نہیں ہوئیں۔ بلکہ شروع سے ہی انہیں یہ رشتہ ناپسند تھا۔ اور وہ اپنے انکار پر مصر رہیں۔ اسی وجہ سے ہی یہ نسبت ٹوٹ گئی۔ اس نسبت کے ٹوٹنے کا چودھری صاحب محترم کی شادی کی تحریک کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ بشریٰ ربانی صاحبہ فلسطین کی رہنے والی ہیں۔ اور اسرائیلی حکومت کے بننے پر ۱۹۴۸ء میں ان کا خاندان دمشق کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گیا تھا ان کے والد الشیخ سلیم محمد ربانی مرحوم حیفا کی جماعت کے ایک پرجوش رکن اور نہایت ہی مخلص خادم سلسلہ تھے۔ آپ فروری ۱۹۴۹ء میں وفات پا گئے۔ بشریٰ ربانی صاحبہ کے بھائی محمود سلیم ربانی صاحب بھی نہایت سعید اور مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ غرض یہ خاندان اور خود بشریٰ ربانی صاحبہ بھی بہت شریف۔ نیک اور اسلام اور احمدیت کی فدائی ہیں۔ ان کے ننھیال کا خاندان (دمشق) بھی نہایت مخلص اور قدیمی احمدی خاندان ہے۔

*محترم چودھری صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۲ر اپریل کو پاکستانی سفارت خانہ دمشق میں مکرم جناب سید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق نے فرمایا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ چودھری صاحب کی پہلی بیوی سے ایک لڑکی ہے۔ مگر کوئی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ اور نرینہ اولاد کی خواہش ہر نیک انسان میں ایک طبعی امر ہے۔ تاکہ وہ اپنے پیچھے باقیات الصالحات کا سلسلہ چھوڑ سکے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو اپنے فضل وکرم سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے اور محترم چودھری صاحب موصوف کو نرینہ اولاد سے نوازے۔ آمین۔

(از معاصر الفضل۔ ربوہ)

خطبہ بقیہ صفحہ ۳

بقیہ صفحہ ۳

اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر

باہر گیا ہوا ہے۔ اور تمہیں پیار کرنے کی موجب یہ بیوی کی مدد ہی تھی۔ جس نے اسے جہاد میں شامل کیا۔ اور درحقیقت جب اس نے جہاد کیا ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ثواب میں اس کی بیوی کو بھی شریک کیا ہو گا۔ کیونکہ اگر وہ اسے تحریک نہ کرتی۔ تو وہ اس ثواب سے حصہ نہ لے سکتا۔ اسی طرح اور بھی کئی واقعات حدیثوں میں بیان ہوئے ہیں

ایک اور صحابی

جن سے بول چال بند تھی۔ اور جن کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے۔ ان کے متعلق بھی آتا ہے کہ ان کی بیوی انہیں نصیحت کرتی رہتی تھی۔ اور کہا کرتی تھی کہ تم اس اس طرح کرو۔ تو بیویاں اور بچے بھی انسان کے ساتھ اس کی نیکی میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ وہ اس کے لئے ٹھوکر کا بھی موجب بن جاتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری بیویاں اور بچے تمہارے لئے

آزمائش کا ایک ذریعہ

ہیں۔ یہ تمہاری ٹھوکر کا بھی موجب ہو سکتے ہیں اور تمہاری نیکیوں میں ترقی کا بھی موجب ہو سکتے ہیں۔ پس اگر کسی کے دل میں نیکی کی تحریک اٹھے تو اسے اس کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور تیاری کا بہترین طریق یہی ہے کہ اپنے بیوی بچوں کو تیار کیا جائے۔ اگر وہ تیار ہوں گے۔ تو وہ اس کام کو کرے گا۔ اور اگر وہ تیار نہیں ہوں گے۔ تو وقت پر وہ اس

نیک کام میں حصہ

لینے سے محروم رہ جائے گا۔

(الفضل ۶ر جون ۱۹۵۶ء)

ضرورت رشتہ

مدراس کے ایک مخلص ہندوستانی احمدی عمر ۳۰ سال ماہوار آمدنی ۲۵۰/ روپیہ مالک پریس و اخبار۔ جن کی پہلی بیوی پانچ بچے چھوڑ کر فوت ہو گئی ہیں۔ بڑے کی عمر چھ سال ہے۔ اگرچہ ایک اور بھی بیوی ہے۔ جس سے ایک چھوٹا بچہ ہے۔ مگر وہ اپنے والدین کے پاس رہتی ہیں۔ اس دوست کے لئے ایسے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو بچوں کی نگہداشت بھی کر سکے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

اندرون ہند میں

تبلیغی دورے سالانہ جلسے۔ پبلک تقریریں تقسیم لٹریچر اور تعلیم و تربیت

۲۰۰۰ لٹریچر کی تقسیم۔ ۵۱ افراد کو انفرادی اور ہزاروں افراد کو اجتماعی تبلیغ

مبلغین کا ساڑھے آٹھ ہزار میل کا تبلیغی سفر

خلاصہ تبلیغی رپورٹ نظارت دعوت و تبلیغ بابت ماہ مارچ ۱۹۵۶ء

(۲)

صوبہ بنگال و اڑیسہ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ و انچارج تبلیغ اڑیسہ و بنگال اس ماہ جنوری ہند کے دورہ پر رہے۔ وہ ۲۸/۲/۵۶ کو یادگیر کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے کلکتہ سے روانہ ہوئے۔ اپنی خرابی صحت کے باوجود انہوں نے سارے جنوبی ہند کا طویل دورہ دوسرے مبلغین کے ساتھ کیا۔ اور قریباً دو ہزار میل کا سفر طے کیا۔ یادگیر۔ تیماپور۔ شوراپور۔ اڈکور دیودرگ۔ چنت کنٹہ۔ ہبلی وغیرہ کے جلسوں میں شریک ہو کر ہر جگہ لیکچر دیئے۔ اور خطبات جمعہ دیئے۔ اس دورہ میں متعدد تاجروں اور افسران حکومت سے انفرادی ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ حیدر آباد دکن شہر میں معززین اور رؤسا سے ملاقاتوں کا وسیع پروگرام بنایا گیا تھا چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے ہمراہیوں سمیت ان معززین سے ملاقاتیں کیں۔ اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ چار افراد نے بیعتیں کیں اور فارم مرکز میں بھجوائے۔ ان دوروں کی وجہ سے نیز چونکہ موصوف ایک عرصہ سے ذیابیطس شکری کے مریض ہیں۔ ان کی صحت پر کافی اثر پڑا ہے۔ چنانچہ دورہ سے واپس آنے کے بعد سے اب تک وہ نریش ہیں۔ اور عضلاتی دردوں کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعائیں کی جائیں۔

مولوی محسن خاں صاحب مبلغ کیرنگ اڑیسہ نے مقامی طور پر تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ درس و تدریس کے علاوہ تبلیغی اور تربیتی لیکچر بھی دیئے اپنے حلقہ کے ایک نائب تحصیلدار اور ایک سب انسپکٹر پولیس کو لٹریچر دیا۔ اور اپنے حلقہ میں دورہ کیا۔ جس میں ۲۲ میل پیدل سفر کیا۔ مرکزی تحریکات پر عمل کے لئے جماعت کو تلقین کی اور چندوں کی وصولی میں انسپکٹر بیت المال سے تعاون کیا۔ ان پر ایک مقامی حادثہ کی وجہ سے جو بیل گاڑی کی ٹکر کی وجہ سے ہوا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب ان کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ چودوار کٹک نے اندرون شہر میں مقامی خدام الاحمدیہ کے تعاون سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا اور لٹریچر ہندی و اڑیہ و انگریزی زبان کا تقسیم کیا۔ اخبار اور سرکاری ملازمین کو تبلیغ کی جاتی رہی۔ چودوار میں جمعہ کے خطبات دیئے۔ اور مرکزی تحریکات پر عمل کرنے کی جماعت کو تلقین کی۔ ایک مقامی جلسہ سیرۃ النبی صلعم میں شرکت کی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نظم پڑھی۔

مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ کوٹ پلہ اڑیسہ نے اپنے حلقہ کی جماعتوں پنکال۔ ارکہ پٹنہ اور کرڈاپلی کا دورہ کیا۔ ۲۵ افراد کو تبلیغ کی۔ پنکال میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کر کے حضرت مصلح موعود کے کارنامے بیان کئے۔ قرآن کریم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے ہوئے اور بعض افراد کو دینی تعلیم دی۔ حلقہ کی جماعتوں کو مرکزی چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ پنکال میں پختہ مسجد احمدیہ کی تعمیر ہو رہی ہے اس کام کی تکمیل کے لئے دوستوں کو توجہ دلائی۔ بعض مقامی تنازعات کے فیصلے کئے۔

مولوی سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ سونگڑہ اڑیسہ نے چار مستقل زیر تبلیغ افراد کو تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ قرآن کریم کا درس مقامی جماعت میں دیتے رہے۔ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی۔ سونگڑہ مجلس خدام الاحمدیہ تبلیغی کاموں میں مبلغ کے ساتھ پورا تعاون کرتی رہی اور اکثر مضافات کے دورے بھی کئے جاتے ہیں۔ ایک فرد نے بیعت کی جس کا فارم مرکز میں بھجوایا۔

مولوی عبید الرحمن صاحب فانی مبلغ کرت پور بنگال اپنے حلقہ میں مصروف تبلیغ رہے۔ انہوں نے اکیس افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اور مقامی طور پر تین لیکچر دیئے۔ اپنے حلقہ کے ۱۵۰ میل دورہ کے علاوہ باتسرا اور رہبارہ کا بھی دورہ کیا۔ سرکاری ملازمین اور تاجروں اور کالج کے طلباء سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ اور لٹریچر دیا مقامی جماعت میں قرآن کریم اور سیرت حضرت مسیح موعود کا درس دیا۔ مولوی صاحب میٹرک ہندی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مالابار مولوی بی عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ و انچارج تبلیغ مالابار اس ماہ جنوبی ہند کے قریباً تمام جلسوں میں شرکت کی۔ یادگیر۔ تیماپور اڈکور۔ دیودرگ۔ حیدر آباد۔ چنت کنٹہ میں دس تقریریں کیں۔ اور بعض جگہوں پر صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولوی صاحب نے اپنی خرابی صحت اور بڑھاپے کے باوجود ڈیڑھ ہزار میل کا سفر ریل اور موٹر سے طے کیا۔ دورہ میں انفرادی ملاقاتیں کیں۔ اور تبلیغی گفتگو کر کے سوالات کے جوابات دیتے رہے مولوی صاحب کی کوششوں سے اس دفعہ ۷ ر ۸ ر اپریل کو پینگاڈی کے مقام پر بہت بڑے پیمانہ پر ایک احمدی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں سارے مالابار کی جماعتوں کے نمائندگان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کی رپورٹ الگ شائع ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کی کامیابی کا سہرا مولوی صاحب کے سر ہے۔ جنہوں نے تحریک کر کے اس کا انتظام کیا۔ مولوی صاحب کے معاونین مبلغین میں سے مولوی احمد رشید صاحب جو اچھا کام کرنے والے مبلغ ہیں قریباً چار ماہ سے پرائی کارا درطا (اڈکور) ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

دوسرے مبلغ مولوی محمد ابو الوفا صاحب جن کا ہیڈ کوارٹر کالیکٹ میں ہے کی رپورٹ موصول نہ ہونے کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکی۔

مالیر کوٹلہ پٹیالہ مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل نے تبلیغ کا کام جاری رکھا اور اس ماہ ۸۵ ہندو مسلم اور سکھ دوستوں کو زبانی تبلیغ کے علاوہ لٹریچر بھی دیا۔ دو آدمیوں نے بیعت کی۔ جن کے بیعت فارم مرکز میں بھجوا دیئے گئے۔ چندہ اشاعت اسلام اور بدر کی خریداری کے لئے غیر احمدی دوستوں کو تحریک کرتے رہے چنانچہ ایک غیر احمدی پٹواری نے اپنے نام بدر جاری کروایا۔

(کشمیر) مولوی حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سری نگر و انچارج تبلیغ کشمیر اس ماہ رخصت پر رہے۔ گو مقامی طور پر تبلیغ۔ تقسیم لٹریچر اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور اپنے ماتحت مبلغین کی رپورٹوں اور خطوط وغیرہ پر کارروائی کرتے رہے اور ہدایات بھجواتے رہے۔

مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ کنہ پورہ کشمیر اپنے مستقل زیر تبلیغ افراد کو تبلیغ کرتے رہے۔ شورت اور کنہ پورہ میں درس کا سلسلہ جاری رہا" عقاید و تعلیمات" کے درس کے علاوہ اخبار بدر پڑھ کر سنایا جاتا رہا۔ اور صد افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ حلقہ کی جماعتوں کی تنظیم اور تربیت کرتے رہے۔ بعض مقامی جھگڑوں کا فیصلہ کیا اور احباب میں صلح و صفائی کروائی۔ کنہ پورہ اور شورت کے عہدیداران کا انتخاب کروا کر مرکز میں بھجوایا۔ دو افراد نے بیعت کی جن کے فارم مرکز کو ارسال کئے گئے۔ اس ماہ پیدل اور تانگہ پر ۲۵ میل کا دورہ کیا۔ مولوی صاحب کی کوششوں سے کنہ پورہ میں ایک سکول قائم ہوا ہے۔ جس کے لئے مولوی صاحب نے کافی دوڑ دھوپ کر کے حکومت سے امداد حاصل کی ہے۔ مقامی جماعت نے -/۷۰۰ روپیہ کے وعدے سکول کی بلڈنگ کے لئے کئے ہیں۔ ان کی تنظیم کے نتیجہ میں کنہ پورہ کی مجلس خدام الاحمدیہ اچھا کام کر رہی ہے۔ چنانچہ اسی ماہ خدام نے دو ہزار فٹ لمبی نئی سڑک بنائی اس سڑک کی تعمیر میں حکومت کا بھی تعاون تھا اب یہ سڑک پختہ ہو رہی ہے۔ مقامی جماعت کو مرکزی چندوں کی ادائیگی کے لئے توجہ دلائی گئی۔ مقامی جماعت کے عہدیداران نے مولوی صاحب کے ساتھ تعاون کیا۔

مولوی غلام احمد شاہ صاحب ماندوجن کشمیر نے اپنے حلقہ میں شوپیاں۔ کاپرن۔ کوکر گنڈ۔ رشی نگر۔ کوریل۔ آسنور وغیرہ کا دورہ کیا۔ اور ۵۲ میل پیدل سفر کر کے انفرادی طور پر بہت سے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ اور لٹریچر بھی دیا۔ قرآن مجید کا درس مقامی جماعت میں دیتے رہے اور اخبار بدر دوستوں کو سناتے رہے۔ مقامی جماعت کے بچوں کو دینی تعلیم بھی دیتے رہے۔ ماندوجن اور رشی نگر کی جماعتوں سے چندوں کی وصولی کر کے مرکز میں بھجوایا۔

بھدرک۔ اڑیسہ نظارت ہذا کی اس ہدایت پر کہ جماعتیں ہر ماہ مقامی طور پر پہلے اتوار کو یوم التبلیغ منایا کریں جماعت احمدیہ بھدرک نے اس پر عمل کیا اور ۶ ر ۷ ر اپریل ایک دفعہ کی صورت میں ارن پال نامی گاؤں میں جلسے منعقد کئے مولوی سید صمصام علی صاحب نے ان جلسوں میں اڑیہ زبان میں تقریریں کیں اور عبد المنان خاں صاحب آف کیرنگ نے بھی تقریریں کیں۔ اسلام کی فضیلت پر بعض نظمیں بزبان اڑیہ سنائی گئیں۔ سامعین کی تعداد قریباً ڈیڑھ صد تھی۔ جس میں اکثریت ہندو بھائیوں کی تھی۔ چونکہ ہماری تقریروں میں ہندوؤں کی مذہبی کتب کے حوالے دیئے گئے تھے۔ اور اسلام کی رواداری کی تعلیم بیان کی گئی تھی۔ اس لئے ہندو دوستوں پر بہت اثر ہوا۔ اس گاؤں کے ایک مارواڑی رئیس نے ہمارے آدمیوں کے ساتھ بہت تعاون کیا۔ جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ جماعت بھدرک نے یہ جلسہ مقامی طور پر اور حاتم خاں صاحب آف بھدرک نے (باقی صفحہ ۶ پر)

آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس بمقام پینگاڈی علاقہ شمالی مالابار کی تفصیلات

(بقیہ صفحہ نمبر ۱)

ہندو مسلم اتحاد کے سے تنگ و دو۔ حکومت سے وفاداری۔ حدیث ایمان مذاہب کی تعظیم و تکریم۔ بین الاقوامی حیثیت وغیرہ خوبیوں کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر بڑی دلچسپ اور پُر تاثیر تھی۔

اسلام اور کمیونزم آپ کے بعد ابن عبدالرحیم صاحب نے اسلام اور کمیونزم کے عنوان پر ایک گھنٹہ تک پرجوش اور زور دار انگیز تقریر کی۔ جس میں اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان کیں اور ان کے بالمقابل کمیونزم کے نقائص اور خرابیوں پر سے پردہ اٹھایا۔ اور اس طرح سامعین کو اسلام اور کمیونزم کے درمیان موازنہ کا موقعہ دیا۔

آپ کے بعد صدر محترم نے مختصر سی صدارتی تقریر فرمائی۔ جس میں بیان کیا کہ جھوٹ کو جھوٹ یا سچ کو سچ ثابت کرنے کے لئے جھوٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ ایک اصولی بات ہے۔ لیکن ہمارے مخالفین جو احمدیت کو باطل سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ چیز بذاتِ خود اس بات کی دلیل ہے کہ احمدیت جھوٹ نہیں ہے ورنہ وہ احمدیت کے خلاف الزام تراشی اور بہتان طرازی سے کیوں کام لیتے؟

مجلس شوریٰ مورخہ ۲۲؍۵؍۵۶ کو مسجد احمدیہ پینگاڈی میں دس بجے دن مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ جس میں علاقہ کیرلہ کی تمام احمدیہ جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے۔ منجملہ دیگر اہم فیصلوں کے بطور خاص یہ طے پایا کہ "آل کیرلہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی" قائم کی جائے۔ مسٹر "علی کویا" اس کے کنوینر مقرر ہوئے۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سال آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس جنوبی مالابار میں منعقد کی جائے۔ جائے انعقاد کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔

جلسہ لجنہ اماء اللہ چونکہ اس موقعہ پر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ مختلف بیرونی جماعتوں سے احمدی خواتین بھی تشریف لائی ہوئی تھیں اس لئے جماعت احمدیہ پینگاڈی کے سابق پریذیڈنٹ مرحوم کے مکان پر لجنہ اماء اللہ کا الگ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مستورات کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس میں چالیس فیصدی غیر احمدی عورتیں شامل ہوئیں۔ یہ جلسہ لجنہ اماء اللہ کوڈالی کی پریذیڈنٹ امۃ الحی صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں لجنہ ہائے پینگاڈی۔ کنانور کالیکٹ اور کرولائی کی ممبرات نے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں تقاریر کیں۔ نیز جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے بھی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی ایک گھنٹہ کی تقریر میں تاریخی مثالیں دے دے کر بتلایا کہ خوش قسمت عورتوں نے تاریخ عالم میں کتنا اہم کردار ادا کیا ہے۔ مذہب سیاست۔ تہذیب و تمدن۔ علم و عمل غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں عورتوں کو انفرادی عمل و فضل حاصل رہا ہے۔ چنانچہ صحابیات کے بہادرانہ کارنامے علمی و عملی واقعے۔ حق و صداقت کیلئے ان کی جانثاری و فداکاری اور وفاداری ایسی مؤثر اور ولولہ انگیز داستانیں سنکر احمدی خواتین کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اسلام اور احمدیت کے لئے انتہائی ایثار اور قربانی کی تلقین کی۔

خدا کے فضل و کرم سے لجنہ کا یہ جلسہ بھی کامیاب رہا۔ اور احمدی خواتین کے علاوہ غیر از جماعت مستورات بھی متاثر ہوئیں۔

لوائے احمدیت اسی روز شام کو پانچ بجے مولانا مولوی عبداللہ صاحب فاضل مبلغ انچارج مالابار۔ کوچین درٹاونکور نے کیرلہ بھرسے آئے ہوئے احمدی احباب کے پُر رونق مجمع میں لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر کلمہ تکبیر۔ اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے پینگاڈی کی فضا گونج اٹھی۔ اور بڑے تو بڑے ہر احمدی بچہ بھی ایک عجیب احساس برتری اور شعور ذمہ داری کے جذبہ سے لبریز ہو کر اپنے تئیں اسلام اور احمدیت کا جانباز سپاہی سمجھنے لگا۔ مولانا موصوف نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اپنوں اور بیگانوں کے لئے یہ منظر بہت ہی ایمان افروز اور سبق آموز تھا۔

اس جوش آفرین تقریب کی ادائیگی کے بعد مولانا مولوی عبداللہ صاحب فاضل کے زیر صدارت آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔

احمدیت کی تاریخ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صدر محترم نے "ملابار میں احمدیت کی تاریخ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتلایا کہ ایک وہ زمانہ تھا جبکہ مخالفین احمدیت کے مظالم کا یہ عالم تھا کہ مالابار میں احمدیوں کا چلنا پھرنا بھی مشکل تھا۔ لیکن آج ازمنگلور تا تراونکور کوچین کیرلہ بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مرد عورتیں اور بچے پوری آزادی کے ساتھ اس کانفرنس میں شامل ہو رہے ہیں پس یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید سے احمدیت روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور اسکی مخالفت دن بدن میدان چھوڑتی چلی جا رہی ہے۔

اسلام امن کا پیغام ہے ان صدارتی ریمارکس کے بعد مسٹر عبدالوہاب صاحب ایم۔ اے آف کوناگ پلی (ٹراونکور) نے بموضوع "اسلام امن کا پیغام ہے" تقریر فرمائی۔ آپ نے بیان کیا کہ موجودہ دور میں سائنس کے بے انداز ترقی کے باوجود امن مفقود ہے اور دنیا سیاسی طور پر دو کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک طرف روسی بلاک ہے اور دوسری طرف امریکی اور بدامنی کا یہ عالم ہے کہ ہر دل دھڑک رہا ہے کہ خدا جانے کل کیا ہو جائے۔ اقتصادی بدامنی نے بھی دنیا کو اشتراکیت اور سرمایہ داری کے دو بلاکوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اسلام کی تعلیم اسقدر دلآویز اور صلح جویانہ ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی نگہداشت کا خاص اہتمام کرتی ہے اور ہر قسم کی بدامنیوں کا سدباب کرتے امن و امان۔ صلح و صفائی اور آشتی کے دروازے کھولتا ہے۔ آپ کی تقریر پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

احمدیت حقیقی اسلام ہے آپ کے بعد جناب محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے "احمدیت حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بیان فرمایا۔ کہ اس زمانہ میں تمام فرقہ ہائے اسلام اپنے فرائض سے غافل اور خود ساختہ اسکیموں پر نازاں ہیں۔ عوام تو عوام بڑے بڑے مسلم بادشاہ اور حکمران بھی اشاعت اسلام کے فریضہ سے یکسر نابلد ہیں جبکہ دیگر قومیں اپنے خیالات کی ترویج کے لئے نئے نئے انداز اختیار کر رہی ہیں۔ اندریں حالات صرف احمدیہ جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو مجسمہ نمونہ بنکر لوائے اسلام کو بلند سے بلند تر لہرانے کیلئے کوشاں ہے۔ آپکی تقریر بڑی ولولہ انگیز اور پُر جوش تھی۔ آپکی تقریر ہنوز جاری تھی کہ مغرب کی اذان ہو گئی۔ اسلئے جلسہ برخواست ہو گیا۔

دوسرا اجلاس

نماز باجماعت کے بعد زیر صدارت مولوی عبداللہ صاحب فاضل دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نے اپنی تقریر کا بقیہ حصہ پورا کیا۔ آپکی یہ تقریر بڑی پر جوش اور ولولہ انگیز تھی۔ جو بڑی دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سنی گئی۔

اسلام اور جہاد آپکے بعد مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "اسلام اور جہاد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپنے جہاد کی صحیح تعریف رُو سے قرآن اور احادیث بیان کی۔ اور ساتھ ہی مودودیوں کی وضعی اور خود ساختہ تردید جہاد کا بھی تذکرہ کیا۔ اور بڑی صفائی کے ساتھ ثابت کیا کہ مودودیوں کا نظریہ جہاد اسلامی تو کیا بدنام کنندہ اسلام ہے۔

خاتم النبیین آپ کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے بعنوان خاتم النبیین تقریر فرمائی۔ آپ نے از روئے قرآن کریم و احادیث صحیحہ و بزرگان سلف و ادعیہ ماثورہ و عقل و نقل بتلایا کہ خاتم النبیین کے جو معنی غیر احمدی کرتے ہیں وہ قطعی غلط اور بے اصل ہیں۔ البتہ جو معنی احمدیت نے پیش کئے ہیں وہی صحیح اور قابل قبول ہیں۔ آپکی تقریر تقریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔ جو بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنی گئی اور خدا کے فضل سے سامعین پر گہرا اثر ہوا۔

آپکے بعد زین الدین صاحب بی۔ اے نے عظمت قرآن کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپنے بتلایا کہ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے جو زندہ تعلیم پیش کرتی ہے۔

نماز پنجگانہ ازاں بعد صدر محترم نے نماز پنجگانہ کے عنوان پر مبسوط تقریر فرمائی اور بتلایا کہ جو لوگ دن بھر میں دو نمازوں کے قائل ہیں وہ در اصل حدیث النفس کا شکار ہیں اور بمصداق ع

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

وہ سستی شہرت کے خواہاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عالم کہلانے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت ہی سوقیانہ اعتراضات کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے کئی ایسے اعتراضات کے برجستہ جوابات بھی دیئے

شکریہ احباب بعد ازاں آپ نے دور دراز سے آنیوالے بھائی بہنوں اور بچوں کا شکریہ ادا کیا۔ مقررین کو خراج تحسین ادا کیا اور منتظمین جلسہ کا شبانہ روز مساعی اور ان تھک کوششوں کیلئے ان کا بھی شکریہ ادا کیا اور آخر دعا کے بعد کانفرنس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

جماعت احمدیہ پینگاڈی نے اس کانفرنس کو (باقی صفحہ پر)

نتیجہ امتحان کتاب سیرت حضرت مسیح موعودؑ

(بقیہ صفحہ ۲)

۹۔ بنارس۔ امۃ السلام صاحبہ (۲۷) زینت الاسلام صاحبہ (۵۵) نور الاسلام صاحبہ (۴۲) احمدی خاتون صاحبہ (۶۷) سلمیٰ سلطانہ صاحبہ (۶۱)

۱۰۔ کوٹھ پلہ۔ منشی عبدالغفار خان صاحب (۶۵) منشی عبدالستار صاحب (۶۱) محمد صدیق صاحب (۵۹) جمعہ خاں صاحب (۶۲) مولوی سید غلام ہادی صاحب (۳۶)

۱۱۔ ٹھڈ معانون (کشمیر) عبدالعزیز صاحب (۳۴)

۱۲۔ کٹک۔ حمیدہ امۃ الرشید صاحبہ (۸۲) چودھار کے دوستوں رول نمبر ۱۰۵ و ۱۰۶ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا

۱۳۔ کلکتہ۔ فیروز الدین صاحب انور (۸۵) شہاب الدین صاحب (۷۰) مرتضیٰ علی صاحب (۳۵) ایس۔ ایم رضوان صاحب (۴۹) محمود احمد صاحب (۶۵) رول نمبر ۱۵۲ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۱۴۔ سونگھڑہ۔ ریاض الدین صاحب (۳۶) سیٹھ کرالدین صاحب (۶۴) نوران بی بی صاحبہ (۴۴)

۱۵۔ چنیہ۔ مولوی عبدالحق صاحب (۶۲) مستری غلام رسول صاحب (۶۱) شیخ غلام نبی صاحب (۴۳)

۱۶۔ اوڑیسی۔ سید مسعود احمد صاحب (۲۵) سید ریاض حسین خوشتاج (۴۲)　　(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اندرونِ ہند میں جماعت احمدیہ کی جدوجہد بقیہ صفحہ مزہ

خاص طور پر اس جلسہ کے لئے کوشش کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

چمنبہ مولوی عبدالحق صاحب مبلغ چمنبہ ہماچل پردیش نے ۵۰ افراد کو لٹریچر دیا۔ امام مسجد چمنبہ کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا۔ تبلیغی اور تربیتی چار لیکچر دیئے۔ مولوی فاضل کے امتحان کی تیاری کرتے رہے۔ اور نومبائعین کی تربیت کی۔ مولوی صاحب یکم جون کو مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہوئے آپ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان مرکزی نظارت دعوت و تبلیغ نے عرصہ زیر رپورٹ ۲۶۳ چٹھیات بیرونجات میں مبلغین اور دوسرے افراد کو بھجوائیں اور ۳۰۰ چٹھیات ذکی فنڈ رقوں اور صیغہ جات کے نام تحریر کیں۔ بیرونجات سے نظارت کے نام ۲۲۲ چٹھیات موصول ہوئیں اور لوکل سے ۱۰۴ چٹھیات موصول ہوئیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ کمی کارکنان کے باوجود تمام لوکل و بیرونی کی چٹھیات کا جواب بلا تاخیر بھجوایا جاتا رہا۔

نظارت ہذا نے اسی ماہ مندرجہ ذیل لٹریچر مفت تقسیم کرنے کے لئے طبع کروایا۔

(۱) وید پرچار کرشن ہندی ۱۰ ہزار
(۲) کرشن اوتار کا پیغام ہندو بھائیوں کے نام ۵ ہزار۔
(۳) آسمانی تحفے ۱۰ ہزار
(۴) مسئلہ تناسخ یا آواگون عقل کے ترازو پر۔ ۵ ہزار

دفتر نظارت ہذا کی طرف سے اسی ماہ ۵۸۰۱ کی تعداد میں لٹریچر جماعتوں اور افراد کو بھجوایا گیا۔ اور اسی لٹریچر سے پورے طور پر تبلیغی فائدہ اٹھانے کے لئے تین سرکلر چٹھیاں بھجوائی گئیں۔

درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس کام میں برکت دے۔ اور ہمارے مبلغین کو صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق دے اور اپنی تائید سے نوازے۔

جہاں یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ جنوبی ہندوستان کی جماعتیں کافی حد تک اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں وہاں یہ افسوس سے اس بات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ یو۔پی اور بہار کے احباب اس رنگ میں جدوجہد نہیں کر رہے جو ان کے مقام اور شان کے مطابق ہے۔ یو۔پی کی جماعتوں کو بیدار اور متوجہ کرنے کے لئے خاص طور پر توجہ دلانے کے باوجود ابھی تک قابل ذکر نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ امید ہے کہ یو۔پی اور بہار کی جماعتیں بھی جدوجہد اور قربانی سے خدمت سلسلہ کر کے عنداللہ ماجور ہونگے اور اللہ تعالیٰ کے خاص افضال اور برکات کا وارث ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

آل کیرالہ کانفرنس بقیہ صفحہ ۶

زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کیلئے جو محنت کی اس کا ایک ثمر یہ بھی ہے کہ عین جلسہ گاہ میں لوائے احمدیت لہرانے کی رسم بھی ادا کی گئی۔ ان علاقوں میں اپنوں اور پرایوں کیلئے یہ نظارہ بالکل انوکھا اور اچھوتا تھا۔ اور اسی وجہ سے بے حد موثر اور دلآویز۔

جلسہ کی کامیابی جس وقت مولانا مولوی عبداللہ صاحب فاضل مبلغ انچارج علاقہ مالابار نے لوائے احمدیت لہرایا اور تمام حاضرین کی رقت آمیز دعاؤں اور نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھی تو ہر احمدی کا دل بلیوں اچھلنے لگا اور ہر مخالف سینہ پر ہاتھ دھرنے لگا۔ مخالفین نے ہر چند مخالفت کی۔ منہ چڑانے کیلئے بالمقابل الگ جلسہ بھی رچایا اور جو تدبیر کر سکتے تھے کر گذرے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری احمدیہ کانفرنس کا کچھ نہ بگاڑ سکے بلکہ اس مخالفت نے اسکی شان کو اور بھی دوبالا کر دیا فالحمد علیٰ ذالک۔

خراج تحسین یوں تو جماعت احمدیہ پینگاڈی کے تمام ارکان کیا مرد کیا عورتیں اور کیا بچے آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے کئی روز تک دن اور رات کام کرتے رہے۔ ضروری انتظامات ہمہ قسم جلسہ گاہ کی سجاوٹ۔ لاؤڈ اسپیکر روشنی و صفائی و مہمان نوازی خوراک و رہائش۔ افسران متعلقہ سے گفت و شنید اور خط و کتابت غیر احمدیوں کے ناپاک منصوبوں کا توڑ۔ احمدی مستورات کی حفاظت و میزبانی انکے لئے معقول اور باپردہ نشستگاہ کا مہیا کرنا وغیرہ۔ لجنہ اماءاللہ کے الگ جلسہ کا انتظام غرض ہر معاملہ میں تمام احمدیان پینگاڈی ہر طرح خراج تحسین کے مستحق ہیں تاہم مجلس انتظامیہ کے صدر مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سیکرٹری عبدالرحیم صاحب پسر مولانا مولوی عبداللہ صاحب فاضل کی مساعی اور شبانہ روز تگ و دو کا اس کانفرنس کی کامیابی میں بہت بڑا دخل ہے۔ جزاھم اللہ علیہم جزاءالخیر۔ آمین ثم آمین۔ ——— بالآخر ہم قارئین رپورٹ ہذا سے درخواست کرتے ہیں کہ [illegible] ... تمام ارکان کو ... اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ... [illegible]

ادائیگی وعدہ ہائے تحریک جدید کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو۔ یاددہانیاں کرائی جا رہی ہوں۔ اخبارات میں اعلان ہو رہے ہوں اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کرے گا۔ اور تمہاری جیبیں بھی خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گی اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے روپے کو بڑھا دے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا کسی زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

پس امید ہے کہ احباب جماعت مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں اپنے اپنے وعدہ جات کی جلد ادائیگی کا جلد انتظام فرمائیں گے۔ کیونکہ تحریک جدید کے موجودہ مالی سال میں سے چھ ماہ گذر چکے ہیں مگر وصول چندہ کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ بے شک اکثر دوستوں نے سال کے آخر پر اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کا تحریر کیا ہے۔ لیکن سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مالی مشکلات اس امر کی متقاضی ہیں کہ مجاہدین اپنے وعدہ جات جلد از جلد ادا فرما دیں۔

دفتر وکیل المال انشاءاللہ تعالیٰ ۲۰ جون کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دوسری فہرست دعائے خاص کے لئے پیش کرے گا۔ اس لئے امید ہے کہ آپ دعا کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

حفاظت مرکز کو عملی طور پر سب سے لانے والے دوست

درویش فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین کی طرف سے ماہ مئی میں وصول شدہ رقوم کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک عرصہ سے بذریعہ اخبار بدر اور نظارت ہذا کی طرف سے متعدد تحریکات درویش فنڈ احباب جماعت تک پہنچائی ہیں۔ درویش فنڈ کی اہمیت حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ اور حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ سے بھی احباب کو اطلاع دی جاتی رہی ہے۔

شروع شروع میں مخلصین جماعت نے تحریک درویش فنڈ میں حصہ لیتے ہوئے وعدے بھجوائے تھے کہ باقاعدہ ماہ بماہ معینہ رقوم بھجواتے رہا کریں گے۔ اور ایک عرصہ تک ان کی طرف سے اپنے وعدوں کا ایفا بھی ہوتا چلا آیا۔ مگر اب کچھ عرصہ سے بعض دوستوں کی طرف سے پہلے کا سا جذبہ ظہور میں نہیں آ رہا۔ اور انکی طرف سے کچھ تساہل واقع ہو رہا ہے۔ جس سے تحریک درویش فنڈ کی آمد میں بہت کمی واقع ہو رہی ہے۔ احباب جماعت درویشوں کی ذاتی پریشانیوں اور حفاظت مرکز کی غرض سے کماحقہٗ طور پر آگاہ ہوتے ہوئے بھی اس طرف توجہ دینی بند کر دیں تو یہ طریق ایک فعال جماعت کے شایانِ شان نہیں کہا جا سکتا۔ پس احباب اپنے حفاظت مرکز کے فرض کو بھی سمجھیں اور درویشوں کے حالات بھی تقاضا کرتے ہیں کہ آپ اس تحریک میں باقاعدہ حصہ لیں اور وعدوں کی رقوم ماہ بماہ بھجواتے رہیں۔ اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس تحریک کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اس میں حصہ لیتے رہنے کی تحریک کر کے اپنے فرض کی بجاآوری کا ثبوت دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

فہرست وصولی درویش فنڈ ماہ مئی ۱۹۵۶ء

نمبر	نام	رقم
۱	مکرم سید عیسیٰ صاحب کاچی گوڑا سکندرآباد	۱۷/۸/-
۲	" مولوی عبدالواحد صاحب آسنور	۲۰/-/-
۳	" سید افضل احمد صاحب پٹنہ	۵/-/-
۴	" ڈاکٹر سعید احمد صاحب بےپور	۲۰/-/-
۵	" ایم محی الدین صاحب کیجو کرنا گاپن	۹/-/-
۶	مکرمہ ربیعہ بی بی صاحبہ "	۹/-/-
۷	مکرم آئی محمد صاحب کیجو "	۴۰/-/-
۸	" ٹی کے محمد صاحب "	۱/۸/-
۹	" محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۳۰/-/-
۱۰	" محمد صدیق صاحب لاہور	۵/-/-
۱۱	مکرم سید داؤد احمد صاحب مظفرپور	۵/-/-
۱۲	" سید یعقوب ازمی صاحب سمبلپور	۵/-/-
۱۳	" عبدالحلیم صاحب بھاگلپور	۱/۸/-
۱۴	" منصور علی صاحب بڑہ پورہ	۳/-/-
۱۵	" مولوی سید محمد احمد صاحب سمبلپور	۲/-/-
۱۶	" مولوی سید محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر	۲۵/-/-
۱۷	" شیخ نورالدین صاحب گھنڈیہ	۵/-/-
۱۸	مکرمہ منی بی بی صاحبہ کیرنگ	۱/۸/-
۱۹	مکرم شاد خان صاحب موسیٰ بنی مائنز	۷/-/-
	کل میزان	۲۱۹/-/-

ضرورت رشتہ

میری ایک مخلص لڑکی عمر ۱۸ سال ہائی سکول پاس ہر طرح کے کام کاج میں صلاحیت رکھتی ہے کیلئے ایک مخلص اور مناسب رشتہ کی ضرورت ہے
۲۔ میرا ایک مخلص لڑکا عمر ۲۴ سال محکمہ بجلی میں سپروائزر تنخواہ ستر روپیہ ماہوار ترقی کی امید ہے کیلئے مناسب اور مخلص رشتہ کی ضرورت ہے
یو۔پی اور بہار کے رشتوں کو ترجیح دی جائیگی مزید معلومات کیلئے خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار ایم رفیع اللہ صاحب میڈیکل ہال فیض آباد یو۔پی

سرکاری نشان کے عام استعمال کی ممانعت

سرکاری اطلاع

(از محکمہ تعلقاتِ عامہ پنجاب)

چنڈی گڑھ ۶ رجون - سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ :-

"انڈین یونین کے رسٹیٹ ایمبلم) سرکاری نشان (جس میں سارناتھ میں اشوک کے بنوائے ہوئے ستوپ کے بالائی حصہ کے تین شیر ایک ایسے سٹینڈ پر کھڑے دکھائے گئے ہیں۔ جس کے مرکز میں دھرم چکر، دائیں طرف ایک بیل اور بائیں طرف ایک گھوڑا ہے) کو ایسے سرکاری افسران ہی استعمال کر سکتے ہیں جن کو حکومتِ ہند کی طرف سے ایسا کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

اس سلسلہ میں عوام کی توجہ نشاناتِ تجارت (ٹریڈ مارکس) سے متعلقہ قانون ۱۹۴۰ء کی دفعہ ۶۹ کے شرائط و احکام کی طرف دلائی جاتی ہے۔ جس کی رو سے سرکاری نشان کو کسی تجارتی، بیوپاری یا پیشہ ورانہ نشان کے طور پر استعمال کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ نام اور نشانات (نا جائز استعمال کی روک تھام) سے متعلقہ قانون ۱۹۵۰ء کی دفعہ ۳ میں بھی ایسی ہی ممانعت کی گئی ہے۔

جو اشخاص حکومتِ ہند کی وزارتِ امور داخلہ سے باقاعدہ اختیار حاصل کئے بغیر مذکورہ سرکاری نشان کو استعمال کریں ان کے خلاف نشاناتِ تجارت سے متعلقہ قانون ۱۹۴۰ء اور نام و نشانات (نا جائز استعمال کی روک تھام) سے متعلقہ قانون ۱۹۵۰ء کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔"

انعامی تحریری مقابلہ

"ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر انشاء اللہ تعالیٰ قادیان میں مورخہ ۱۵ رجولائی کو بعد نماز عشاء انعامی تحریری مقابلہ ہوگا۔ بڑوں اور بچوں کے اول اور دوم آنے کا علیحدہ علیحدہ اعلان کیا جائے گا۔ اور چاروں کو انعام ملے گا۔ اچھے مضامین کو اخبار بدر اور الفضل وغیرہ میں شائع کرایا جائے گا۔

شرائط :- مضمون ۸ فلسکیپ صفحات سے کم اور ۱۰ فلسکیپ صفحات سے زیادہ نہ ہو۔
۲- مقابلہ میں شامل ہونے والے دوست کو مضمون کے ہمراہ یہ عہد شامل کرنا ہوگا۔ کہ اُس نے کسی دوسرے سے یہ مضمون نہیں لکھوایا۔ البتہ وہ کتب سلسلہ سے نیز احباب سے زبانی مشورہ اور مدد لے سکتا ہے۔ ۳- مقامی اور بیرونی سب احباب اس مقابلہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ مقابلہ میں شمولیت کے خواہشمند احباب اپنے اسماء۔ تعلیم اور عمر سے فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔
نوٹ :- ۷ رجولائی تک کے مضمون اس مقابلہ میں شامل ہوں گے۔ اس تاریخ کے بعد کے دفتر ہذا میں موصولہ مضمون اس مقابلہ میں شامل نہیں ہوں۔ احباب اس بات کو ضرور مدنظر رکھیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

دنیا بھر میں تبلیغ اسلام

جناب ایڈیٹر صاحب صدق جدید لکھنؤ اس کتاب کے بارہ میں رقمطراز ہیں :-

"۴۸ صفحہ شائع کردہ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان (مشرقی پنجاب - ہند)
احمدیہ تبلیغی مشن جو ہندوستان و پاکستان کے باہر امریکہ - برطانیہ - جرمنی وغیرہ آٹھ مختلف ملکوں میں قائم ہے۔ اس کی قابلِ رشک سرگرمیوں کی رپورٹ - موافقین و مخالفین دونوں کے پڑھنے کے قابل۔" (۸ ۶/۵۶)

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۴ ۶/۵۶ - بعرد ای پی نمبر ۸۶۱